2953

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ

إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝١ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۝٢ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۝٣
إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًّا ۝٤ وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۝٥ فَكَانَتْ هَبَاءً
مُّنْبَثًّا ۝٦ وَكُنْتُمْ أَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ۝٧ فَأَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ مَا أَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝٨
وَأَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ مَا أَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝٩ وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۝١٠ *
أُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝١١ فِي جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝١٢ ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِيْنَ ۝١٣ عَلٰى سُرُرٍ
مَّوْضُوْنَةٍ ۝١٥ مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ۝١٦ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ
مُّخَلَّدُوْنَ ۝١٧ بِأَكْوَابٍ وَّأَبَارِيْقَ ۝ وَكَأْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۝١٨ لَا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا
وَلَا يُنْزِفُوْنَ ۝١٩ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ۝٢٠ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝٢١

* وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝١٤

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

جب واقع ہونے والی واقع ہو جائے ۝۱ اس کے واقع ہونے میں کچھ جھوٹ نہیں ۝۲ کسی کو پست
کرے کسی کو بلند ۝۳ جب زمین بھونچال سے لرزنے لگے ۝۴ اور پہاڑ ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جائیں ۝۵ پھر
غبار ہو کر اڑنے لگیں ۝۶ اور تم لوگ تین قسم ہو جاؤ ۝۷ تو داہنے ہاتھ والے (سبحان اللہ) داہنے ہاتھ
کیا ہیں ۝۸ اور بائیں ہاتھ والے بائیں ہاتھ والے کیا ہیں ۝۹ اور جو آگے بڑھنے والے ہیں وہ آگے ہی بڑھنے
والے ہیں ۝۱۰ وہی مقرب ہیں ۝۱۱ نعمت کے بہشتوں میں ۝۱۲ وہ بہت سے اگلوں لوگوں میں سے ہوں گے ۝۱۳
اور تھوڑے سے پچھلوں میں سے ۝۱۴ جڑاؤ تختوں پر ۝۱۵ آمنے سامنے تکیہ لگائے ہوئے ۝۱۶
نوجوان خدمت گزار جو ہمیشہ رہیں گے ان کے آس پاس پھریں گے ۝۱۷ آبخورے اور آفتابے اور صاف
شراب کے گلاس لے لے کر ۝۱۸ اس سے نہ تو سر میں درد ہوگا اور نہ ان کی عقلیں زائل ہوں گی ۝۱۹
اور میوے جس طرح کے ان کو پسند ہوں ۝۲۰ اور پرندوں کا گوشت جس قسم کا ان کا جی چاہے ۝۲۱

(پارہ ۲۷/ سورہ واقعہ ۵۶/ ۱ تا ۲۱ * ت: ج)

2954

سورۃ الواقعہ مکی ہے مکمل سورت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی البتہ ایک قول یہ بھی ہے کہ اس کی چند آیات استثنائی ہیں راجح قول اول ہی ہے۔ اس کا نام سورہ کی اولین آیت میں کلمہ الواقعہ کے سبب ہے۔

۱۔ "جب قیامت برپا ہو جائے گی" قرآن کریم میں قیامت کو مختلف ناموں سے یاد کیا گیا ہے الصاخۃ، الطامۃ، الآزفۃ۔ اسی طرح اس کا ایک نام الواقعۃ بھی ہے کیونکہ یہ ضرور وقوع پذیر ہوگی کوئی ایسی طاقت نہیں جو اسے روک سکے اس لئے اسے الواقعۃ کہا گیا ہے۔

۲۔ "نہیں ہوگا جب یہ برپا ہوگی (اسے) کوئی جھٹلانے والا" یعنی کوئی چیز اس کو رد نہیں کر سکتی کسی میں ایسی طاقت نہیں ہے کہ اسے وقوع پذیر ہونے سے روک سکے۔

۳۔ "کسی کو پست کرنے والی کسی کو بلند کرنے والی" حضرت فاروق اعظمؓ نے تشریح فرمائی ہے کہ قیامت اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو آتش جہنم میں نگوں سار کردے گی اور اولیاء اللہ کو جنت میں سربلند و سرفراز کرے گی۔

۴۔ "جب زمین تھرتھرانے لگے گی" بچہ جس طرح جھولے میں جھلایا جاتا ہے کبھی اوپر چڑھتا ہے کبھی نیچے جھکتا ہے اسی طرح زمین بھی اضطراراً جھولے کی طرح جھولے گی، یہاں تک کہ اس کے اوپر جو کچھ ہے مکانات درخت پہاڑ سب گر پڑیں گے اور جڑ سے اکھڑ جائیں گے۔

۵۔ اور ٹوٹ پھوٹ کر پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔

۶۔ "پھر غبار بن کر بکھر جائیں گے" روشن دان سے جب دھوپ اندر داخل ہوتی ہے تو اس میں غبار کے جو ذرے اڑتے ہوئے نظر آتے ہیں "ہباء" کہتے ہیں "منبث" منتشر، پراگندہ۔

۷۔ "اور تم لوگ تین گروہوں میں بانٹ دیئے جاؤ گے" ازواج کا معنی یہاں اصناف ہے جب کسی چیز کے مقابلے میں دوسری چیز ذکر کی جائے تو اسے زوج کہتے ہیں۔ اس روز لوگوں کو تین گروہوں میں بانٹ دیا جائے گا۔ اصحاب میمنہ، اصحاب مشئمہ اور سابقون۔

۸۔ "ایک گروہ دائیں ہاتھ والوں کا ہوگا" اصحاب المیمنۃ ان نیک بختوں کو دائیں ہاتھ سے پکڑ کر جنت میں لے جائیں گے یا ان کا نامہ اعمال ان کے دائیں ہاتھ میں پکڑایا جائے گا * ان کی روحیں حضرت آدمؑ کے دائیں جانب تھیں یا یہ یمن سے ماخوذ ہے جس کا معنی یمن و برکت والا۔ دائیں ہاتھ والوں کی عظمت و شان کا کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا۔

۹۔ "اور (دوسرا گروہ) بائیں ہاتھ والوں کا ہوگا۔ کیا (خستہ) حال ہوگا بائیں ہاتھ والوں کا۔" ان بدبختوں کو بائیں ہاتھ سے پکڑ کر جہنم رسید کیا جائے گا یا ان کے عمر بھر کے نامۂ اعمال کا صحیفہ ان کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا* بے شک جن لوگوں نے اپنی ساری زندگی نافرمانی اور غفلت میں بسر کی ان سے بڑا منحوس اور بدبخت اور کون ہوگا۔

۱۰۔ "اور تیسرا (گروہ پہل کار خیر میں) آگے رہنے والوں کا وہ (اس روز بھی) آگے آگے ہوں گے۔" ان لوگوں سے مراد وہ ازلی سعادت مند ہیں جنھیں جب دعوتِ حق دی گئی تو انھوں نے اسے فوراً قبول کر لیا۔ دین کی سربلندی کے لئے اگر ان کے مال کی ضرورت پڑی تو سب کچھ لاکر قدموں میں ڈھیر کر دیا۔ اور اگر جان کی ضرورت پڑی تو بصد مسرت سر ہتھیلی پہ رکھے ان میں حاضر ہوگئے

۱۱۔ "وہی مقرب بارگاہ ہیں۔"

۱۲۔ "عیش و سرور کے باغوں میں۔" (ضیاء القرآن)

۱۳۔ "ان کا ایک بڑا گروہ تو اگلے لوگوں میں سے ہوگا۔" الاولین سے مراد ہیں صدرِ اول کے مسلمان یعنی تینوں قرون صحابہ، تابعین اور تبع تابعین۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت کا بہترین قرن میرا قرن ہے، پھر وہ لوگ ہیں جو میرے قرن والوں کے متصل ہیں پھر وہ لوگ ہیں جو قرن دوم کے متصل ہیں۔ ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو بغیر طلب شہادت کے گواہیاں دیں گے۔ خیانت کریں گے، امانتدار نہیں ہوں گے، نذریں مانیں گے مگر نذر پوری نہیں کریں گے (متفق علیہ)

۱۴۔ "اور تھوڑے پچھلے لوگوں میں سے ہوں گے۔" "الآخرین" سے مراد وہ لوگ ہیں یعنی امتِ محمدیہ

۱۵۔ "وہ لوگ سونے کے تاروں سے بنے ہوئے تختوں پر" یعنی ان کے پلنگ ہوں گے سونے اور جواہر سے بنے ہوئے

۱۶۔ "تکیہ لگائے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔" کسی کی پشت کسی کی طرف نہ ہوگی اہلِ جنت کا حسن معاشرت، تہذیب اخلاق اور خلوص دوستی (کا اظہار)

۱۷۔ "ان کے آس پاس ایسے لڑکے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے آتے جاتے رہیں گے۔" یعنی خدمت کے لئے ان کے پاس آمد و رفت رکھیں گے۔ وہ لڑکے جو خدمت کے اہلِ جنت کے لئے ہی پیدا کئے گئے ہیں وہ ہمیشہ لڑکوں ہی کی شکل میں رہیں گے۔ (تفہیم القرآن)

۱۸۔ ان کے پاس پیالے آبخورے، کوزے (اکواب) اور ٹونٹی دار آفتابے چمکتے ہوئے دستہ دار برتن (اباریق) اور جام جن میں شفاف شراب بھرے ہوئے ہوں گے (کاس) لائے جاتے تھے۔ ان میں صاف شفاف پانی یا کوئی جنتی عرق یا کوئی وہاں کی ساخت کی شراب جو کسی برتن میں نہ انڈیلی جاتی بلکہ اس کا وہاں چشمہ جاری ہوتا۔

۱۹۔ جس سے نہ سر میں درد اور خمار ہوتا نہ بے ہوشی ہوتی۔ دنیا کی شراب میں تو اس سے سر درد ہوتا ہے خمار، درد سر اور بے ہوشی (عقل) وہاں ایسا نہ ہوتا۔ اسی لئے دنیا کی شراب حرام کی گئی۔

۲۰۔ ان برتنوں میں وہ عمدہ میوے کہ جن کو وہ پسند کرتے تھے۔

(تفسیر حقا

۲۱۔ اور ان پرندوں کا گوشت کہ جن کو چاہتے تھے۔ پرندے کا گوشت بہت مزے دار ہوتا ہے بالخصوص بھنا ہوا خوب مزہ

لغوی اشارے ⊘ وَقَعَتْ : بپا ہو جائے گی قائم ہو جائے گی ⊘ الْوَاقِعَةُ : لازمی ہونے والی مراد قیامت ⊘ خَافِضَةٌ : پست کر دینے والی ⊘ رَّافِعَةٌ : بلند کرنے والی ⊘ رَجًّا : لرزنا ⊘ بَسًّا : خلط ملط کرنا ⊘ هَبَاءً : گرد و غبار ⊘ مُّنْبَثًّا : منتشر پھیلا ہوا ⊘ الْمَيْمَنَةِ : سیدھا ہاتھ ⊘ الْمَشْأَمَةِ : بائیں جانب ⊘ سُرُرٍ : تخت سریر کی جمع ⊘ مَّوْضُونَةٍ : سونے کے پتروں اور تاروں سے بنے ہوئے جڑاؤ ⊘ مُّخَلَّدُونَ : ہمیشہ ایک حالت پر رہنے والے نہ بوڑھے ہونے والے نہ مرنے والے ⊘ أَكْوَابٍ : کوزے آبخورے ⊘ أَبَارِيقَ : ٹونٹی دار ⊘ يُصَدَّعُونَ : ان کو درد سر نہ ہوگا ان کے سر نہیں چکرائیں گے ⊘ يُنزِفُونَ : ان کی عقل میں فتور نہ آئے گا ⊘ يَتَخَيَّرُونَ : وہ پسند کریں گے انتخاب کریں گے ⊘ يَشْتَهُونَ : وہ چاہتے ہیں جی چاہتے ہیں ⊘ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ⊘ قیامت اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو آتش جہنم میں سرنگوں کر دے گی ⊘ دنیا میں جو ذلیل و خوار تھے الغیر پست اور حقیر ادنیٰ تھے ان کو بلند کر دے گی ⊘ وقت قیامت تمام لوگ ۳ گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے ⊘ جو بھلائی کے کاموں میں سبقت کرنے والے تھے وہ سابقین میں سے ہیں ⊘ حدیث : ہم آخر میں ہیں اور قیامت میں پہلے ہیں ⊘ مقربین یا تو شاہ اولیٰ میں امت محمدیہ سے زیادہ ہیں ⊘ طوبیٰ جنت میں ایک درخت ہے ⊘ حدیث شریف : اہل جنت کی ۱۲۰ صفوں میں سے امت محمدیہ کی ۸۰ صفیں ہوں گی ⊘

وَحُورٌ عِينٌ ۝٢٢ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ ۝٢٣ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝٢٤ لَا يَسْمَعُونَ
فِيهَا لَغْوًا وَّلَا تَأْثِيمًا ۝٢٥ إِلَّا قِيلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ۝٢٦ وَأَصْحٰبُ الْيَمِينِ ۙ مَآ أَصْحٰبُ
الْيَمِينِ ۝٢٧ فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ ۝٢٨ وَّطَلْحٍ مَّنْضُودٍ ۝٢٩ وَّظِلٍّ مَّمْدُودٍ ۝٣٠ وَّمَآءٍ
مَّسْكُوبٍ ۝٣١ وَّفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ ۝٣٢ لَّا مَقْطُوعَةٍ وَّلَا مَمْنُوعَةٍ ۝٣٣ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ ۝٣٤
إِنَّآ أَنْشَأْنٰهُنَّ إِنْشَآءً ۝٣٥ فَجَعَلْنٰهُنَّ أَبْكَارًا ۝٣٦ عُرُبًا أَتْرَابًا ۝٣٧ لِّأَصْحٰبِ الْيَمِينِ ۝٣٨
ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ ۝٣٩ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ۝٤٠ وَأَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَآ أَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۝٤١
فِي سَمُومٍ وَّحَمِيمٍ ۝٤٢ وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُومٍ ۝٤٣ لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيمٍ ۝٤٤ إِنَّهُمْ كَانُوا
قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِينَ ۝٤٥ وَكَانُوا يُصِرُّونَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيمِ ۝٤٦

اور بڑی آنکھ والی حوریں ۝٢٢ جیسے چھپے رکھے ہوئے موتی ۝٢٣ صلہ ان کے اعمال کا ۝٢٤ اس میں نہ سنیں گے
نہ کوئی بیکار بات نہ گنہگاری ۝٢٥ ہاں یہ کہنا ہوگا سلام سلام ۝٢٦ اور داہنی طرف والے کیسے داہنی
طرف والے ۝٢٧ بے کانٹوں کی بیریوں میں ۝٢٨ اور کیلے کے گچھوں میں ۝٢٩ اور ہمیشہ کے سائے میں ۝٣٠ اور ہمیشہ جاری پانی میں ۝٣١
اور بہت سے میووں میں ۝٣٢ جو نہ ختم ہوں اور نہ روکے جائیں ۝٣٣ اور بلند بچھونوں میں ۝٣٤ بے شک ہم
نے ان عورتوں کو اچھی اٹھان اٹھایا ۝٣٥ تو انھیں بنایا کنواریاں اپنے شوہر پر پیاریاں ۝٣٦
انھیں پیار دلاتیاں ایک عمر والیاں ۝٣٧ دہنی جانب والوں کے لئے ۝٣٨ اگلوں میں سے ایک گروہ ۝٣٩
اور پچھلوں میں سے ایک گروہ ۝٤٠ اور بائیں طرف والے کیسے بائیں طرف والے ۝٤١ جلتی ہوا اور کھولتے
پانی میں ۝٤٢ اور جلتے دھوئیں کی چھاؤں میں ۝٤٣ جو نہ ٹھنڈی نہ عزت کی ۝٤٤ بے شک وہ اس سے
پہلے نعمتوں میں تھے ۝٤٥ اور اس بڑے گناہ کی ہٹ رکھتے تھے ۝٤٦
(پارہ ٢٧/ سورۃ واقعہ ٥٦/ ٢٢ تا ٤٦ * ت: ک)

٢٢۔ اور حوریں خوبصورت آنکھوں والیاں۔
٢٣۔ (جیسے) موتیوں کی مانند جو چھپا کر رکھے ہوں۔
٢٤۔ یہ اجر ہوگا ان نیکیوں کا جو وہ کرتے رہے تھے۔
٢٥۔ نہ سنیں گے وہاں لغو باتیں نہ گناہ والی باتیں " اہل جنت کو یہ شرف بھی بخشا جائے گا کہ وہاں

2958

کوئی ایسی گفتگو ان کے لئے بار گوش نہ ہوگی جو لغو اور بیہودہ ہو اور نہ ہی وہاں کذب بیانی، غیبت، گالی، سب و شتم پر مشتمل کوئی گفتگو ہوگی جو سراسر گناہ ہے۔

۲۶۔ بس ہر طرف سے سلام ہی سلام کی آواز آئے گی۔" ان کی گفتگو خیر ہی خیر ہوگی۔ وہ اس طرح کی بات چیت کریں گے جس سے باہمی محبت و پیار میں اضافہ ہو فضا کیف و سرور سے معمور ہو جائے دلوں کے غنچے کھل اٹھیں بیگانگی اور وحشت کا نام تک نہ رہے۔ سلاماً سے مراد خیر ہے۔

۲۷۔ "اور دائیں ہاتھ والے، کیا شان ہوگی دائیں ہاتھ والوں کی۔" یہاں سے ان نوازشات والطافات کا ذکر ہو رہا ہے جن سے اصحاب الیمین کو نوازا جائے گا۔

۲۸۔ "بے خار بیریوں میں۔" سدرة: بیری کا درخت۔ مخضود: جس پر کانٹے نہ ہوں۔ بیری کی ایسی قسمیں ہیں جن کا پھل بڑا شیریں، خوشبودار ہوتا ہے پھر جو بیری جنت میں ہوگی اس کی نفاست اور عمدگی کا کیا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

۲۹۔ "اور کیلے کے گچھوں میں۔" طلح: کیلا۔ منضود: گچھے دار یعنی ان پر کیلوں کے گنجان گچھے لٹک رہے ہوں گے۔

۳۰۔ "اور لمبے لمبے سایوں میں۔" ظل ممدود: وہ سایہ جو دور تک پھیلا ہوا ہو

۳۱۔ "اور پانی کے آبشاروں میں۔" یعنی ایسا پانی جو ہمیشہ بہتا رہے

۳۲۔ "اور میووں کی بہتات میں" جنت کے پھل موسمی نہیں ہوں گے کہ سال میں ایک مرتبہ وہ درخت پر نمودار ہوں اور سال کے باقی مہینے وہ میووں سے خالی رہیں بلکہ وہ درخت ہمیشہ پھلوں سے لدے رہیں گے۔

۳۳۔ نہ وہ ختم ہوں گے اور نہ ان سے روکا جائے گا۔

جونہی آپ ایک پھل توڑیں گے اس کی جگہ دوسرا فوراً موجود ہوگا۔ دوسری خوبی ان میں یہ ہوگی کہ ان کو توڑنے میں کوئی دقت یا رکاوٹ نہ ہوگی۔ جب جی چاہے گا اونچی ٹہنیوں پر لگے ہوئے خوشے آپ کے ہونٹوں کے قریب آجائیں گے۔

۳۴۔ "اور بستر بچھے ہوں گے اونچے اونچے پلنگوں پر۔"

۳۵۔ "ہم نے پیدا کیا ان کی بیویوں کو حیرت انگیز طریقے سے"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ام سلمہؓ کے عرض کرنے پر فرمایا: "اے ام سلمہ ان سے مراد وہ

2959

ہو جائیں گی۔ اگرچہ وفات کے وقت بالکل بوڑھی تھیں ان کے بال سفید تھے ان کی بینائی کمزور تھی آنکھیں میلی کچیلی رہتی تھیں لیکن جب وہ جنت میں داخل ہوں گی تو ساری ہم عمر ہوں گی۔

۳۶۔ پس ہم نے بنا دیا انہیں کنواریاں

۳۷۔ "(دل وجان سے) پیار کرنے والیاں ہم عمر" عُرُب: وہ عورت جو ناز وادا اور خوش گفتاری سے اپنی محبت کا اظہار اپنے خاوند سے کرے۔ یہ عورت کی ایسی صفت ہے جس میں اس کی نسوانیت کی ساری خوبیاں سمٹ آتی ہیں۔ اتراب: ہم عمر

۳۸۔ "یہ سب نعمتیں اصحاب یمین کے لئے مخصوص ہوں گی"

۳۹۔ ایک بڑی جماعت اگلوں سے۔

۴۰۔ اور ایک بڑی جماعت پچھلوں میں سے ہوگی" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اس امت کا اول و آخر مراد ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ "جنتیوں کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی اور ان میں سے اسی صفیں امت محمدیہ کی ہوں گی" (ضیاء القرآن)

۴۱۔ اور بائیں طرف والے کیا ہی برے ہوں گے بائیں طرف والوں کا" تیسرا گروہ اصحاب الشمال کہ کیا ہی برے ہیں بائیں والے۔

۴۲۔ "وہ لووں اور کھولتے پانی میں" کہ گرم ہوا یا آگ کی لپیٹ اور گرم کھولتا پانی ہے:

۴۳) دھوئیں کی چھاؤں میں ہوں گے اور سیاہ سایہ گرم دھوئیں کا دیا ہوتا

۴۴۔ نہ ٹھنڈا، یعنی کچھ خنکی نہ ہو گی جیسا کہ ان چیزوں کے سائے میں ہوا کرتی ہے اور نہ کچھ آرام دہ عافیت ہوگی نہ عزت ہوگی۔

۴۵۔ "اور بڑے گناہ (شرک) پر اصرار کیا کرتے تھے" یہاں عموماً ہر ایک بڑا گناہ مراد ہے خواہ شرک ہو یا انکار آخرت و نبوت خواہ زنا و قتل وغیرہ اس پر اصرار کرنے کا یہ معنی ہے کہ کبھی نادم ہو کر توبہ نہ کرے

۴۶۔ ان کے گناہ عظیم کے من جملہ ایک بات یہ بھی تھی کہ وہ مر کر دوبارہ حشر میں زندہ ہونے کا انکار کرتے تھے اور تعجب کر کے کہتے تھے کہ بھلا جب ہم مر کر مٹی اور ہڈیوں کا چورا ہو گئے تو پھر ہم اور ہمارے باپ دادا اگلے زمانے کے جن کی قبروں اور ہڈیوں کا نشان بھی باقی نہ رہا کیا دوبارہ زندہ ہوں گے (العیاذ باللہ)

(تفسیر عثمانی)

2960

لغوی اشارات ۞ مکنون: چھپا ہوا، حفاظت محفوظ ۞ تاثیما: گناہ گاری، گناہ کی باتیں ۞ مخضود: بیری اور درخت ۞ منضود: منتخب سامان ۞ ممدود: بڑھایا گیا ۞ مسکوب: بہتا ہوا جاری ۞ مقطوعۃ: قطع کردہ ۞ انشاء: پیدا کرنا، پرورش کرنا ۞ ابکارا: کنواری لڑکی ۞ عربا: محبت کرنے والیاں، پیار دلانے والیاں ۞ اترابا: ہم سن عورتیں ۞ شمال: بائیں طرف ۞ یحموم: سیاہ دھواں ۞ مترفین: عیش پرست ۞ یصرون: وہ اڑے رہتے تھے ۞ حنث: گناہ، قسم توڑنا ۞

(لغات القرآن)

تفہیم خلاصہ ۞ جنتیوں کو انعامات ملیں گے ان کو اچھے اعمال کے باعث ملیں گے ۞ جنت میں لایعنی اور بے کار باتیں نہیں ہوں گی ۞ جنتی ایک دوسرے پر سلامتی بھیجیں گے ۞ جنت میں کانٹوں کی جگہ پھل ہوں گے ۞ جنتی درخت کے نیچے طلوع کا مزہ لیں گے ۞ قیامت کا وقت معین ہے ۞ جنتی کسیلا شہد سے زیادہ میٹھا اور لذیذ ترین ۞

وَكَانُوا يَقُولُونَ أَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ۝47
أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ۝48 قُلْ إِنَّ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ ۝49 لَمَجْمُوعُونَ
إِلَىٰ مِيقَاتِ يَوْمٍ مَعْلُومٍ ۝50 ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا الضَّالُّونَ الْمُكَذِّبُونَ ۝51 لَآكِلُونَ
مِنْ شَجَرٍ مِنْ زَقُّومٍ ۝52 فَمَالِئُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ ۝53 فَشَارِبُونَ عَلَيْهِ مِنَ
الْحَمِيمِ ۝54 فَشَارِبُونَ شُرْبَ الْهِيمِ ۝55 هَٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّينِ ۝56
نَحْنُ خَلَقْنَاكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُونَ ۝57 أَفَرَأَيْتُمْ مَا تُمْنُونَ ۝58 أَأَنْتُمْ
تَخْلُقُونَهُ أَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ ۝59 نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ
بِمَسْبُوقِينَ ۝60 عَلَىٰ أَنْ نُبَدِّلَ أَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِي مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝61 وَلَقَدْ
عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ۝62

اور کہا کرتے تھے کہ کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم دوبارہ زندہ کیے
جائیں گے ۝47 اور کیا ہمارے پہلے باپ دادا کو بھی (یہ ناممکن ہے) ۝48 آپ فرما دیجیے بے شک اگلوں کو
بھی اور پچھلوں کو بھی ۝49 سب کو جمع کیا جائے گا ایک مقررہ وقت پر ایک جانے ہوئے دن میں ۝50 پھر بیشک
اے گمراہ ہونے والو! اے جھٹلانے والو ۝51 کھانا پڑے گا زقوم کے درخت سے ۝52 پس تم بھرو گے اس
سے (اپنے) پیٹوں کو ۝53 پھر پینا پڑے گا اس پر کھولتا پانی ۝54 اس طرح پیو گے جیسے پیاس کا مارا اونٹ
پیتا ہے ۝55 یہ ان کی ضیافت ہوگی قیامت کے دن ۝56 (آؤ غور کرو) ہم نے ہی تم کو پیدا کیا ہے
پس تم قیامت کی تصدیق کیوں نہیں کرتے ۝57 بھلا دیکھو تو جو منی تم ٹپکاتے ہو ۝58 (اور سچ بتاؤ)
کیا تم اس کو (انسان بنا کر) پیدا کرتے ہو یا ہم پیدا کرنے والے ہیں ۝59 ہم ہی نے مقرر کی ہے
تمہارے درمیان موت اور ہم (اس سے) عاجز نہیں ہیں ۝60 کہ تمہاری جگہ تم جیسے اور لوگ
پیدا کر دیں اور تم کو ایسی صورت میں پیدا کر دیں جس کو تم نہیں جانتے ۝61 اور تمہیں اچھی
طرح علم ہے اپنی پہلی پیدائش کا پس تم (اس پر) کیوں غور و خوض نہیں کرتے ۝62

(پارہ ۲۷ سورۃ الواقعۃ ۵۶/۴۷ تا ۶۲ ٭ ت: حق)

۴۷۔ "اور کہتے تھے کہ کیا جب ہم مر گئے اور (مرکر) مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم تب بھی زندہ کرکے اٹھائے جائیں گے۔" اور من جملہ ان کے گناہ عظیم کے ایک یہ بات بھی تھی کہ وہ مرکر بار دگر حشر میں زندہ ہونے کا انکار کرتے تھے اور تعجب کرکے کہتے تھے کہ بھلا جب ہم مرکر مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے۔

۴۸۔ "اور کیا ہمارے باپ دادا بھی۔" تو پھر کیا ہم اور ہمارے باپ دادا اگلے زمانے کے جن کی قبریں اور ہڈیوں کا نشان بھی باقی نہیں رہا بار دگر زندہ ہوکر اٹھیں گے* یہ بات ان کے نزدیک بڑی تعجب انگیز اور ان کی عقول ناقصہ کے احاطے سے باہر تھی۔ (تفسیر حقانی)

۴۹۔ "تم فرما دو بے شک سب اگلے اور پچھلے۔" آدم علیہ السلام سے حضورؐ کے زمانہ تک کے لوگ اگلے ہیں اور حضورؐ کے زمانے سے قیامت تک کے لوگ پچھلے۔ معلوم ہوا کہ حشر میں اٹھنا سب کو ہے اگرچہ دنیا میں ایک ساعت کو ہی آیا ہو۔

۵۰۔ "ضرور اکٹھے کیے جائیں گے ایک جانے ہوئے دن کی میعاد پر۔" قیامت میں پہلے سب اکٹھے ہوں گے پھر کافر و مومن علیحدہ علیحدہ چھانٹ دیے جائیں گے۔ پہلے معنی سے قیامت کو روز حشر کہتے ہیں اور دوسرے معنی سے اسے یوم الفصل کہتے ہیں۔ میقات یا وقت مقرر کو کہتے ہیں یا جگہ مقرر کو۔ اسی لیے احرام باندھنے کی جگہ کو میقات کہا جاتا ہے۔

۵۱۔ "پھر بے شک تم اے گمراہو جھٹلانے والو!" اس میں ان کفار مکہ سے خطاب ہے جن کا کفر پر مرنا علم الٰہی میں ہے ورنہ ان میں بعض وہ لوگ بھی تھے جو آئندہ ایمان لا کر صحابی بننے والے تھے

۵۲۔ "ضرور تھوہر کے پیڑ میں سے کھاؤ گے۔" یہ بھی معلوم ہوا کہ زقوم صرف کافروں کو کھلایا جائے گا

۵۳۔ "پھر اس سے پیٹ بھرو گے۔" یعنی زقوم تمہاری دائمی غذا ہوگی جس سے تم بھوک کا عذاب دفع کرنے کی کوشش کرو گے۔ وہ دوا یا میوے کے طور پر نہ کھاؤ گے۔

۵۴۔ "پھر اس پر کھولتا پانی پیو گے۔"

۵۵۔ "پھر ایسے پیو گے جیسے سخت پیاسے اونٹ پئیں۔" جیسے تونس کے مارے اونٹ کو پانی سے سیری و تسکین نہیں ہوتی پیے ہی جاتا ہے ایسے ہی تمہیں اس سے سیری نہ ہوگی پیتے ہی جاؤ گے۔ (نور العرفان)

2963

٥٦ - روز قیامت ان کی یہ ضیافت ہوگی ۔ نُزُل : ضیافت اور تکریم ۔

٥٧ - ہم نے تمہیں ابتداء ہی پیدا کیا جب کہ تم کوئی قابل ذکر چیز نہ تھے ۔ کیا وہ ذات جو ابتدائے آفرینش پر قادر ہے ۔ دوبارہ اعادے پر بدرجہ اولیٰ قادر نہیں ہوگی ۔ (تو پھر تم) دوبارہ جی اٹھنے کی تصدیق کیوں نہیں کرتے ۔ (تفسیر ابن کثیر)

٥٨ - ان کو سمجھایا جا رہا ہے کہ بھلا دیکھو تو جو منی تم ٹپکاتے ہو ۔ یعنی وہ نطفہ جو تم رحموں میں ٹپکاتے ہو

٥٩ - کیا تم اس کو (انسان بنا کر) پیدا کرتے ہو یا ہم پیدا کرنے والے ہیں ؟ کیا (اس نطفہ کا مکمل انسان بن جانا) اس کا پیدا کرنا تمہارے ساتھ مختص ہے یا ہمارے ساتھ مختص ہے تم اس حقیقت کو جانتے ہو کہ پیدا کرنا ہماری شان ہے تمہاری نہیں ۔

٦٠ - ہم نے اپنے ارادہ کے مطابق تمہارے درمیان موت کو اس طرح تقسیم کر دیا ہے جس طرح تمہارے رزق کو تقسیم کیا تھا اس وجہ سے تمہاری عمریں طویل، درمیانی اور چھوٹی ہونے کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہیں یا اس کا معنی یہ ہے کہ ہم نے ہر ایک کے لئے موت کا وقت معین کر دیا ہے نہ وہ اسے پیچھے کر سکتے ہیں اور نہ ہی اسے پہلے کر سکتے ہیں ۔

٦١ - ہم قادر ہیں کہ تمہاری جگہ تمہاری مثل لے آئیں * ہم مغلوب نہیں کہ تمہاری مثل لانے پر قادر نہ ہوں ۔ یہ مراد بھی لی جا سکتی ہے کہ ہم تمہاری صفات بدل دیں * ہو سکتا ہے ہم تمہیں ایسی ایسی صفات اور احوال میں پیدا کرنے پر قادر ہیں جنہیں تم نہیں جانتے ۔ یعنی ثواب و عذاب کو نہیں جانتے

٦٢ - جب تم یہ جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پہلی دفعہ تخلیق کیا جب وہ اس پر قادر ہے تو وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ دوسری دفعہ پیدا کرے کیونکہ اس میں کم مشقت ہے کیوں کہ معدوم سے موجود اجزاء کی تخصیص ہوگی اور شکل کی بجائے موجود ہے اس میں یہ دلیل موجود ہے کہ قیاس حجت ہے ۔ کیوں غور و فکر نہیں کرتے (تفسیر مظہری)

لغوی اشارے ① مَجْمُوْعُوْنَ : سب یکجا کئے جائیں گے الجمع سے الجمیعان میں جمع کئے جانے کو ①

مِیقَات : مقرر وقت ۝ زَقُّوْم : سینڈھ، تھوہر، جہنمی درخت ۝ اَلْهِیْم : اونٹ کا مرض
استسقاء ۝ تُمْنُوْنَ : تم جو ٹپکاتے ہو ۝ مَسْبُوْقِیْنَ : پیچھے چھوڑے گئے ۝ نُنْشِئَكُمْ : ہم تم کو
پیدا کریں گے ۝ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ۝ قیامت کا دن معین و مقرر ہے نہ پہلے ہوگا اور نہ وقت کے بعد ۝ جہنمیوں کو جس
چیز کے کھانے کا حکم ہوگا یعنی بہرحال کھانا پڑے گا ۝ جیسے پیاس کی بیماری ہو وہ جتنا پانی پئے اس
سے سیری نہیں ہوتی ۝ پیاس کی بیماری یعنی استسقاء کو ہو جاتی ہے ۝ جو ابتداء میں پیدا کرتا ہے وہ خالق
دوبارہ جلانے کی قدرت رکھتا ہے ۝ رحم میں بچہ کو اللہ تعالیٰ پیدا کرتا ہے کسی اور کی قدرت نہیں ۝
مرنے کے بعد اخلاف و اجداد سب یعنی سب دوبارہ زندہ کئے جائیں گے ۝ نشأۃ اولیٰ کے قائل کو چاہیئے
نشأۃ ثانیہ کو مانے ۝ جو چیز علم سے سمجھی جاتی ہے وہی صحیح ہے ۝ فضیلت کی جواب زیادہ قوی ہوتا ہے ۝

أَفَرَءَيْتُم مَّا تَحْرُثُونَ ۝٦٣ ءَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُۥٓ أَمْ نَحْنُ ٱلزَّٰرِعُونَ ۝٦٤ لَوْ
نَشَآءُ لَجَعَلْنَٰهُ حُطَٰمًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ۝٦٥ إِنَّا لَمُغْرَمُونَ ۝٦٦ بَلْ نَحْنُ
مَحْرُومُونَ ۝٦٧ أَفَرَءَيْتُمُ ٱلْمَآءَ ٱلَّذِى تَشْرَبُونَ ۝٦٨ ءَأَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ
مِنَ ٱلْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ ٱلْمُنزِلُونَ ۝٦٩ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنَٰهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ۝٧٠
أَفَرَءَيْتُمُ ٱلنَّارَ ٱلَّتِى تُورُونَ ۝٧١ ءَأَنتُمْ أَنشَأْتُمْ شَجَرَتَهَآ أَمْ
نَحْنُ ٱلْمُنشِـُٔونَ ۝٧٢ نَحْنُ جَعَلْنَٰهَا تَذْكِرَةً وَمَتَٰعًا لِّلْمُقْوِينَ ۝٧٣ فَسَبِّحْ
بِٱسْمِ رَبِّكَ ٱلْعَظِيمِ ۝٧٤ فَلَآ أُقْسِمُ بِمَوَٰقِعِ ٱلنُّجُومِ ۝٧٥ وَإِنَّهُۥ لَقَسَمٌ
لَّوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ ۝٧٦ إِنَّهُۥ لَقُرْءَانٌ كَرِيمٌ ۝٧٧ فِى كِتَٰبٍ مَّكْنُونٍ ۝٧٨
لَّا يَمَسُّهُۥٓ إِلَّا ٱلْمُطَهَّرُونَ ۝٧٩ تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ۝٨٠

بھلا دیکھو تو تم جو کچھ بویا کرتے ہو ۝٦٣ پھر کیا اس کو تم اگاتے ہو یا ہم اگایا کرتے ہیں ۝٦٤ اگر ہم
چاہیں تو اس کو چورا چورا کردیں پھر تو تم باتیں بناتے ہی رہ جاؤ گے ۝٦٥ کہ ہائے ہم زیر بار ہو گئے ۝٦٦
بلکہ بے نصیب ہو گئے ۝٦٧ بھلا بتاؤ تو سہی وہ پانی کہ جس کو تم پیا کرتے ہو ۝٦٨ کیا تم نے اس کو بادل
سے اتارا یا ہم اتارتے ہیں ۝٦٩ اگر ہم چاہیں تو اس کو کھاری کردیں پھر تم کس لئے شکر نہیں کرتے ۝٧٠
بھلا دیکھو تو سہی وہ آگ کہ جس کو تم سلگایا کرتے ہو ۝٧١ کیا تم نے اس کا درخت اگایا یا ہم اگاتے
ہیں ۝٧٢ ہم نے اس کو یادگار (قدرت) اور مسافروں کے لئے کام آنے والا بنایا ہے ۝٧٣ پھر اپنے رب کے نام کی
تقدیس کیا کرو جو بہت بڑا ہے ۝٧٤ پھر میں تاروں کے ڈوبنے کی قسم کھاتا ہوں ۝٧٥ اور اگر سمجھو تو یہ بڑی
قسم ہے ۝٧٦ کہ یہ عزت والا قرآن ہے ۝٧٧ مخفی دفتر میں لکھا ہوا ۝٧٨ جس کو بغیر پاکوں کے اور
کوئی نہیں چھوتا ۝٧٩ رب العالمین کی طرف سے نازل ہوا ہے ۝٨٠

(پارہ ٢٧/سورہ الواقعہ ٥٦/٦٣ تا ٨٠ * ت: ح)

سوال۔ کیا تم نے (غور سے) دیکھا ہے جو تم بوتے ہو۔ کھیتی باڑی کے متعلق بہت تفصیلی علم ہے۔ تمہارا
کام صرف اتنا ہے کہ زمین میں ہل چلاؤ اور اس میں بیج ڈالو۔ جو ذات (اللہ تعالیٰ) اس دانے کو جو
زمین میں گل جاتا ہے اس کو پھر اگا دیتی اور پھر دانا بنا دیتی ہے اس کے لئے کیا مشکل ہے وہ انسان کو خاک میں

2966

ملنے کے بعد تمہیں زندگی عطا فرما دے ۔

۶۴ ۔ "(سچ سچ بتاؤ) کیا تم اس کو اگاتے ہو یا ہم اس کے اگانے والے ہیں ۔"

۶۵ ۔ اگر ہم چاہیں تو اس کو چورا چورا بنا دیں پھر تم کف افسوس ملتے رہ جاؤ ۔ اگر ہم چاہیں تو لہلہاتے کھیتوں کو تہس نہس کر کے رکھ دیں ۔ نہ وہ انسانوں کی خوراک بن سکیں اور نہ حیوانات کے لیے چارہ کا کام دے سکیں ۔ تم نے زراعت کو نفع بخش بنانے کے لیے کافی روپیہ خرچ کیا تھا ۔ تمہیں یہ توقع تھی کہ بڑی آمدنی ہوگی ۔ لیکن خرچہ بھی پلے نہ پڑا ۔ اس وقت تم حسرت و یاس سے کف افسوس ملنے لگتے اور کہتے ہائے افسوس ہماری لاگت بھی ضائع ہو گئی ۔ ہم بڑے بدنصیب ثابت ہوئے ۔

۶۶ ۔ (ہائے !) "ہم تو قرض کے بوجھ تلے دب کر رہ گئے ۔"

۶۷ ۔ "بلکہ ہم تو ہیں ہی بڑے بدنصیب ۔"

۶۸ ۔ "کیا تم نے (غور سے) دیکھا ہے پانی کو جو تم پیتے ہو ۔" اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جس طرح ہم نے تمہاری خوراک کا انتظام فرمایا ہے اسی طرح تمہاری پیاس بجھانے کے لیے پانی کی فراہمی بھی اپنے ذمہ کرم پر لی ہوئی ہے ۔

۶۹ ۔ (سچ سچ بتاؤ) کیا تم نے اس کو بادل سے اتارا ہے یا ہم ہی اتارنے والے ہیں ۔ تمہارے پانی کا اصلی سر چشمہ بارش ہے ۔ لبالب بھرے ہوئے سمندر کس نے بنائے ہیں ۔ سورج کی حرارت ان پانیوں کو بخارات میں تبدیل کر دیتی ہے وہ کس کی ہے پھر ہوائیں کس کے حکم سے ان بخارات کو اٹھا کر فضا میں بلندی پر پہنچا دیتی ہیں وہ برودت جو ان بخارات کو پانی میں تبدیل کرتی ہے وہ کون مہیا کرتا ہے پھر کس کے حکم سے بادل اٹھ کر حسب ضرورت مقدار میں بارش برساتے ہیں ۔ جب یہ ساری کاروائی اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہو رہی ہے تو پھر اس کا انکار یا کسی کو دوسرا خدا ماننے کی کوشش کرنا کہاں کی عقلمندی ہے ۔ (ضیاء القرآن)

۷۰ ۔ "ہم چاہیں تو اسے کھاری کر دیں ۔ کہ کوئی پی نہ سکے ۔ پھر کیوں شکر نہیں کرتے ۔" اللہ تعالیٰ کی نعمت اور اس کے احسان و کرم کا ۔

۷۱ ۔ "ذرا بتاؤ تو وہ آگ جو تم روشن کرتے ہو ۔" دو تر لکڑیوں سے جن کو زند و زندہ کہتے ہیں ان کے رگڑنے سے آگ نکلتی ہے

۷۲ ۔ "کیا تم نے اس کا پیڑ پیدا کیا ۔" مرخ و عفار جن سے زند و زندہ بنائے جاتے ہیں "یا ہم پیدا کرنے والے ہیں

2967

۷۳۔ "ہم نے اسے" یعنی آگ کو "جہنم کا یادگار بنایا" کہ اس کو دیکھنے والا دیکھ کر جہنم کی بڑی آگ کو یاد کرے اور اللہ تعالیٰ سے اور اس کے عذاب سے ڈرے۔ "اور جنگل میں مسافروں کا فائدہ" کہ اپنے سفروں میں اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

۷۴۔ "تو اے محبوب تم پاکی بولو اپنے عظمت والے رب کے نام کی" (کنز الایمان)

۷۵۔ "پس قسم ہے ان جگہوں کی جہاں ستارے ڈوبتے ہیں" حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا نجوم سے مراد قرآن کی آیات ہیں اور مواقع سے مراد ان کے نازل ہونے کے اوقات ہیں کیونکہ یہ آیات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وقتاً فوقتاً نازل ہوتی تھیں۔

۷۶۔ "اور اگر تم سمجھو تو یہ بہت بڑی قسم ہے" کاش تم اس کی عظمت کو جانتے ہوتے۔ عظیم صنعت اس لئے ذکر کی گئی کہ مقسم بہ میں اس کی عظیم قدرت، کمال حکمت اور رحمت کی زیادتی پر دلالت ہے۔ اس کی رحمت کا تقاضہ ہے کہ وہ اپنے بندوں کو فضول نہ چھوڑ دے۔

۷۷۔ "بے شک یہ قرآن ہے بڑی عزت والا" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس کی تلاوت کرتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ ہے یہ کسی اور سے نقل شدہ نہیں۔ یہ بڑی عزت والا اور مکرم ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اللہ تعالیٰ کے کلام کو دوسرے تمام کلاموں پر فضیلت حاصل ہے۔ (تفسیر مظہری)

۷۸۔ "ایک کتاب میں جو محفوظ ہے" فی کتٰب یہ ظرف مستقر ہے اور قرآن کی صفت ہے مکنون کا معنی محفوظ ہے کتاب مکنون سے مراد لوح محفوظ ہے۔ (الفقا)

۷۹۔ "اسے نہ چھوئیں [illegible]" یعنی گندے جسم والا نہ چھوئے یا گندے دل والے اس کے معنی نہ کریں گے نور قرآن بالکل پاک صحیفہ میں رہتا ہے۔ پہلی صورت میں یہ نہی ہے دوسری صورت میں نفی "مگر باوضو" خیال رہے کہ جنبی حائضہ و نفاس والی عورت قرآن کریم کو بغیر غلاف نہیں چھو سکتے۔ یہ لوگ اپنے پہنے ہوئے کپڑے کے گوشے سے بھی نہیں چھو سکتے۔ بے وضو آدمی اپنے کپڑے کے پلو سے چھو سکتا ہے نیز بے وضو بغیر چھوئے قرآن پڑھ سکتا ہے۔ مگر مذکورہ بالا لوگوں کو پڑھنا بھی حرام ہے ہاں وہ لوگ تلاوت قرآن کے سوا اور ہر طرح کا ذکر الٰہی کر سکتے ہیں۔

۸۰۔ "اتارا ہوا ہے سارے جہان کے رب کا" قرآن شریف اللہ تعالیٰ کی طرف سے آہستہ آہستہ

۲۳ سال کی مدت میں اتارا گیا۔ اس طرح کہ حضرت جبرئیل آتے اور کچھ سنا جاتے۔ دیگر کتب کی طرح لکھا ہوا نہ اترا۔ رب العالمین فرما کر بتا دیا گیا کہ یہ قرآن رب العالمین کی طرف سے نازل کیا گیا ہے (فوائد القرآن)

لغوی اشارے ○ تَحْرُثُوْنَ: تم بوتے ہو ○ تَزْرَعُوْنَ: تم کاشت کرو گے ○ حُطَامًا: ریزہ ریزہ چورا چورا ○ تَفَكَّهُوْنَ: تم باتیں بناؤ گے ○ مُغْرَمُوْنَ: تاوان زدہ ○ مَحْرُوْمُوْنَ: بدنصیبی کی وجہ سے حصولِ رزق سے محروم ○ مُزْن: سفید بادل ○ اُجَاج: کڑوا پانی ○ تُوْرُوْنَ: تم سلگاتے ہو، تم روشن کرتے ہو ○ الْمُنْشِئُوْنَ: پیدا کرنے والے ○ مُقْوِيْنَ: عام فائدہ حاصل کرنے والے مسافر ○ مَوَاقِعَ: منزلیں، ستاروں کے غروب ہونے کے منازل ○ مَكْنُوْن: محفوظ ○ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ○ حدیث شریف میں ہے "یہ آگ جو تم جلاتے ہو یہ نارِ جہنم کا سترواں حصہ ہے ○ یہ گرمی اور خالص رہے ہیں آگ کو وصیت کیا گیا ہے ○ قرآن پاک قابلِ تعظیم کتاب ہے جو محفوظ اور قابلِ تکریم ہے ○ حقیقی کھیتی اگانے والا اللہ تعالیٰ ہے ○ اللہ تعالیٰ ہی عطا فرماتا اور روکتا ہے ○ تاثیر صرف اللہ تعالیٰ کی ہے ○ نفس کی برائی کا ارادہ ہی رزق روک دیا جاتا ہے ○ گناہ کی وجہ سے بارش روک دی جاتی ہے ○ وضو، سیر و اوقات سے رزق میں وسعت ہوتی ہے ○ زیادہ دولت مند زیادہ محتاج ہیں ○ سفید بادل کا پانی زیادہ مفید اور بہتر ہوتا ہے ○ جہنم کی آگ ہر آگ سے سخت تر ہے ○ قرآن مجید عزت والا ہے ○ بے وضو قرآن پاک کو نہ چھوئے ○ پڑھنا منع نہیں ○

أَفَبِهَٰذَا الْحَدِيثِ أَنتُم مُّدْهِنُونَ ۝ ٨١ وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ
تُكَذِّبُونَ ۝ ٨٢ فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ ۝ ٨٣ وَأَنتُمْ حِينَئِذٍ تَنظُرُونَ ۝ ٨٤
وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنكُمْ وَلَٰكِن لَّا تُبْصِرُونَ ۝ ٨٥ فَلَوْلَا إِن كُنتُمْ غَيْرَ
مَدِينِينَ ۝ ٨٦ تَرْجِعُونَهَا إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ۝ ٨٧ فَأَمَّا إِن كَانَ مِنَ
الْمُقَرَّبِينَ ۝ ٨٨ فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّتُ نَعِيمٍ ۝ ٨٩ وَأَمَّا إِن كَانَ مِنْ
أَصْحَٰبِ الْيَمِينِ ۝ ٩٠ فَسَلَٰمٌ لَّكَ مِنْ أَصْحَٰبِ الْيَمِينِ ۝ ٩١ وَأَمَّا إِن
كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِينَ الضَّالِّينَ ۝ ٩٢ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيمٍ ۝ ٩٣ وَتَصْلِيَةُ جَحِيمٍ ۝ ٩٤
إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِينِ ۝ ٩٥ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ۝ ٩٦

کیا تم اس کلام سے انکار کرتے ہو ۸۱ اور اپنا وظیفہ یہ بناتے ہو کہ (اسے) جھٹلاتے ہو ۸۲ بھلا
جب روح گلے میں آ پہنچتی ہے ۸۳ اور تم اس وقت دیکھا کرتے ہو ۸۴ اور ہم اس سے تم سے
بھی زیادہ قریب ہوتے ہیں لیکن تم کو نظر نہیں آتے ۸۵ پس اگر تم کسی کے بس میں نہیں ہو ۸۶
تو اگر سچے ہو تو روح کو پھیر کیوں نہیں لیتے ۸۷ پھر اگر وہ مقربوں میں سے ہے ۸۸ تو آرام
اور خوشبودار پھول اور نعمت کے باغ ہیں ۸۹ اور اگر وہ داہنے ہاتھ والوں میں سے ہے ۹۰
تو تجھ پر داہنے ہاتھ والوں کی طرف سے سلام ۹۱ اور اگر وہ جھٹلانے والے گمراہوں میں
سے ہے ۹۲ تو کھولتے پانی کی ضیافت ہے ۹۳ اور جہنم میں داخل کیا جانا ۹۴ یہ حق الیقین ہے ۹۵
تو تم اپنے پروردگار بزرگ کے نام کی تسبیح کرتے رہو ۹۶

(پارہ ۲۷ / سورۃ الواقعہ ۵۶ / ۸۱ تا ۹۶ * ت : ج)

۸۱ ۔ کفار کو تنبیہ کی جا رہی ہے کہ اے کفار! تمہاری طرف ایسی جلیل القدر کتاب نازل کی گئی ہے اور تم اسے کوئی اہمیت ہی نہیں دیتے ۔ اس کے روشن دلائل سنتے ہو اور آیات بینات دیکھتے ہو لیکن اس کی دعوت کو قبول نہیں کرتے

۸۲ ۔ " اس کی بے پایاں برکتوں سے تم نے اپنا یہی نصیب لیا ہے کہ تم اسے جھٹلاتے رہو" چاہیے تو یہ تھا کہ اس نعمت عظمیٰ سے جی بھر کر فائدہ اٹھاتے اپنے دلوں کو نور معرفت سے منور کرتے ۔

زندگی کا ہر لمحہ اس کے ارشادات کے مطابق بسر کرتے لیکن تمہاری بدقسمتی کی کوئی حد نہیں کہ اس احسان
عظیم سے تمہیں یہی حصہ ملا کہ تم نے اس کا انکار کر دیا خوش نصیب تو اللہ کی رحمت کے خزانوں
سے جھولیاں بھر بھر کر لے گئے اور تم کفر و انکار کی دلدل میں پھنسے رہے ۔

۸۳ ۔ "پس تم لوٹا کیوں نہیں دیتے جب روح حلق تک پہنچ جاتی ہے"۔

۸۴ ۔ اور تم اس وقت (پاس بیٹھے) دیکھ رہے ہوتے ہو" یعنی اپنی قوت، جوانی، اپنی سطوت و سلطانی اور دولت کی فراوانی پر تمہیں گھمنڈ تھا اسی کے زعم میں میرے رسول کی بات کی طرف توجہ سے نہیں سنتے اور میرے اس کلام پر ایمان نہیں لاتے حالات ان کا ۔ گھمنڈ سراسر بے جا ہے ذرا وہ یہ بتائیں کہ ان کا اکلوتا بیٹا دم توڑ رہا ہو اور وہ خود اس کے پاس بیٹھے ہوں کیا ان میں یہ کس بل ہے کہ وہ آگے بڑھ کر نکلتی ہوئی روح کو بدن میں واپس کر دیں۔ وہ کچھ نہیں کر سکتے ۔ انسان کی بے بسی کی اس سے بڑھ کر کیا دلیل ہے کہ وہ اپنے لخت جگر کو بھی موت کے پنجہ سے چھڑا نہیں سکتے ۔

۸۵ ۔ "اور ہم (اس وقت بھی) تم سے زیادہ مرنے والے کے قریب ہوتے ہیں البتہ تم دیکھ نہیں سکتے"۔ اگرچہ تم سرہانے بیٹھے ہو، اگرچہ تم نے اپنی گود میں اٹھا رکھا ہے لیکن جو قرب ہمیں اس سے حاصل ہے وہ تمہیں میسر نہیں۔ ہم اپنی قدرت، علم اور ربوبیت کے اعتبار سے اس سے بہت زیادہ قریب ہیں لیکن تم اس قرب کی حقیقت کو سمجھنے سے قاصر ہو ۔

۸۶ ۔ پس اگر تم کسی کے پابند حکم نہیں ہو

۸۷ ۔ "تو پھر کیوں نہیں لوٹا دیتے (مرنے والے کی روح) اگر تم سچے ہو"۔ اگر تم کسی کے زیر فرمان اور تابع حکم نہیں بلکہ اپنی مرضی کے مالک ہو، جو جی میں آئے کر گزرتے ہو تو پھر حلق تک آئی ہوئی روح کو اپنے اختیار اور قدرت سے واپس کیوں نہیں لوٹا دیتے ۔ تم ایسا ہرگز نہیں کر سکتے ۔ تم سے زیادہ بڑھ کر بے بس اور کون ہو سکتا ہے ۔ قدرت کا مالک اللہ تعالیٰ ہے جو چاہے کر سکتا ہے (ضیاء القرآن)

۸۸ ۔ "پھر وہ مرنے والا اگر مقربوں سے ہے"۔ (مقربون یعنی) سابقین ہیں

۸۹ ۔ "تو راحت ہے اور پھول" ابوالعالیہ نے کہا مقربین میں سے جو کوئی دنیا سے مفارقت کرتا ہے اس کے پاس جنت کے پھولوں کی ڈالی لائی جاتی ہے اس کی خوشبو سونگھتا ہے تب روح قبض ہوتی ہے

2971

۹۰۔ "اور اگر" مرنے والا " دہنی طرف والوں سے ہو۔

۹۱۔ "تو اے محبوب تم پر سلام ہو دہنی طرف والوں سے" معنی یہ ہیں کہ اے سید انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ ان کا سلام قبول فرمائیں اور ان کے لئے غمگین نہ ہوں وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے سلامت و محفوظ رہیں گے اور آپ ان کو اسی حال میں دیکھیں گے جو آپ کو پسند ہو (کنز الایمان)

۹۲۔ "اور اگر جھٹلانے والے گمراہوں میں سے ہو" یہ وہ ہیں جنہیں شمال والا فرمایا، یعنی کفار جن کے نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں ہوں گے۔

۹۳۔ "تو اس کی مہمانی کھولتا پانی"

۹۴۔ "اور بھڑکتی آگ میں دھنسانا" یعنی دوزخی کفار کو ان کے مرتے وقت نہ استقبال کے لئے ان کے پیچھے مرے ہوئے لوگوں کی روحیں آئیں نہ اجنبی کوئی سلام کرے۔ ان کی خاطر تواضع دوزخ میں قیام، وہاں کے کھولتے پانی اور کانٹے دار غذاؤں سے ہے

۹۵۔ "بے شک یہ اعلیٰ درجہ کی یقینی بات ہے" یعنی ان تینوں گروہوں کے جو حالات وہ سب برحق ہیں جن میں تردد کی گنجائش نہیں۔

۹۶۔ "تو اے محبوب تم اپنے عظمت والے رب کے نام کی پاکی بولو"۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اسے رکوع میں پڑھا کرو" (نور العرفان)

لغوی اشارے ○ مُدْهِنُوْنَ : بے وقعت، سرسری سمجھنے والے، چکنی چپڑی باتیں بنانے والے ○ حُلْقُوْمَ : حلق گلا ○ حِيْنَئِذٍ : اس وقت ○ مَدِيْنِيْنَ : زیر حکم مسخر ○ رَوْحٌ : یعنی رحمت، راحت ○ تَصْلِيَةُ : نماز پڑھنا، درود پڑھنا، اپنے جسم کا آگ میں جلانا، عصا یا لکڑی کا آگ میں تپا کر سیدھا کرنا ○

تفہیمی خلاصہ ○ حدیث شریف میں ہے: روح ایک پرندے کی طرح ہو جاتی ہے اور درختوں سے معلق رہتی ہے یہاں تک کہ روز قیامت پر روح اپنے جسم میں داخل ہو جائے گی ○ دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں، میزان میں وزنی ہیں۔ رحمٰن کو بہت پیارے ہیں: سبحان اللہ وبحمدہ، سبحان اللہ العظیم (بخاری) ○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکوع میں سبحان ربی العظیم اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھا کرتے ○ سورہ واقعہ کی تلاوت پر مداومت کرنے والا اللہ کے سوا کسی کا محتاج نہ ہوگا ○